لیکچر 10 — زبور 46 — ریورنڈ طارق وارث

زبور 46 پر تفسیر کا آغاز

زبوروں پر تفسیر کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے آج ہم کلامِ مقدس میں سے زبور نمبر 46 پر (آیت نمبر 4) سے غور کریں گے۔ یہ زبور ایک بہت مشہور زبور ہے اور پنجابی زبان میں بھی باقاعدگی سے کلیسیاؤں میں گایا جاتا ہے:

"رب ساڈا زور ہے تے نالے ساڈی ہے پناہ دے مدد سختیاں وچ، جیڑا ساڈا ہے خدا!" زبور نمبر 46 میرے ساتھ کھولیں۔

لکھا ہے: میرِ مغنی کے لیے۔ بنی قورح کا مضمور، آلت موت کے سر پر ایک گیت:

"خدا ہماری پناہ اور قوت ہے، مصیبت میں مستعد مددگار۔" اس لیے ہم کو کچھ خوف نہیں، خواہ زمین الٹ جائے اور پہاڑ سمندر کی تہ میں ڈال دیے جائیں، خواہ اس کا پانی شور مچائے اور معجزن ہو، اور پہاڑ اس کی طغیانی سے ہل جائیں۔

زبور 46 کا متن اور تشریح

ایک ایسا دریا ہے جس کی شاخوں سے خدا کے شہر کو، یعنی حق تعالٰی کے مقدس مسکن کو، فرحت ہوتی ہے۔ خدا اس میں ہے، اسے کبھی جنبش نہ ہو گی؛ خدا صبح سویرے اس کی کمک کرے گا۔ قومیں جھنجھلائیں، سلطنتوں نے جنبش کھائی؛ وہ بول اٹھا، زمین پگھل گئی۔ لشکروں کا خداوند ہمارے ساتھ ہے؛ یعقوب کا خدا ہماری پناہ ہے۔ آؤ! خداوند کے کاموں کو دیکھو، کہ اس نے زمین پر کیا کیا ویرانیاں کی ہیں۔ وہ زمین کی انتہا تک جنگ موقوف کراتا ہے، وہ کمان کو توڑتا ہے اور نیزے کے ٹکڑے کر ڈالتا ہے، وہ رتھوں کو آگ سے جلا دیتا ہے۔ "خاموش ہو جاؤ اور جان لو کہ میں خدا ہوں؛ میں قوموں کے درمیان سربلند ہوں گا؛ میں ساری زمین پر سربلند ہوں گا۔" لشکروں کا خداوند ہمارے ساتھ ہے؛ یعقوب کا خدا ہماری پناہ ہے۔ آمین۔

زبور 46 کا تاریخی پس منظر

زبور نمبر 46 کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ اس کا تاریخی پس منظر کچھ یوں ہے: سن 701 قبل از مسیح میں جب سنخریب بادشاہ، جو ایک آشوری بادشاہ تھا، یروشلیم کا محاصرہ کیا اور اسرائیلی قوم کو گھیرے میں لے لیا۔ دوسری سلاطین باب نمبر 18 تا باب نمبر 19 میں آپ کو اس کا ذکر ملے گا، اور پھر یسعیاہ 36 تا 37 ابواب میں۔ تو خدا نے قوم اسرائیل کی محافظت کی، اور ایک لاکھ پچاسی ہزار (185,000) آشوری فوجی دوسری سلاطین باب 19 آیت 35 کے مطابق تباہ ہو گئے۔ اور خدا نے اپنی قوم کو بچا لیا۔

اسی تاریخی صورتحال میں زبور نمبر 46 لکھا گیا —— جب خدا کی قوم، اس کے لوگ، ایک دشمن بادشاہی کی طرف سے حملے کی زد میں تھے، تو خداوند انہیں بچاتا ہے، ان کی حفاظت کرتا ہے۔

آج کے دور میں زبور 46 کی اہمیت

آج کے دور میں بھی آپ کے حالات کیسے ہی کیوں نہ ہوں: شخصی طور پر، خاندانی طور پر یا قومی سطح پر—ہمارے ملک کے حالات جیسے بھی ہوں—ہمیں خدا پر بھروسہ رکھنا ہے، کہ وہ ہر طرح کے حملوں کی زد میں ہماری پناہ، قوت، مدد اور محافظت ہے۔

زبور 46 کی ادبی صنف اور تقسیم

ادبی صنف کے لحاظ سے زبور 46 "توکل والے زبور" یعنی "اعتماد اور بھروسہ والے مضامیر" کی قسم میں آتا ہے، جیسے: زبور 23، زبور 91، ایسے ہی زبور 46 بھی "Psalm of Trust" یا "توکل کا زبور"، "بھروسے کا مضمور" ہے۔ اس میں زبور نویس دشمن کے حملوں کے مقابلے میں خدا پر بھروسے کا اظہار کرتا ہے۔

اس کے علاوہ اس زبور کو زبور 48 اور زبور 76 کے ساتھ "صیہون کے زبور (Zion Psalms)" بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ آیت نمبر 4 میں خصوصی طور پر یروشلیم شہر پر فوکس کیا گیا ہے کہ: خدا یروشلیم کو سلامتی بخشے گا، دشمن کے حملوں کے جواب میں وہ یروشلیم کی حفاظت کرے گا؛ یروشلیم شہر ہمیشہ خدا کے فضل سے قائم رہے گا۔

خاکہ یا سٹرکچر

یہ زبور 11 آیات پر مشتمل ہے اور تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

پہلی تین آیات: خدا مصیبت میں پناہ، قوت اور مدد ہے۔

اگلی چار آیات (4تا7): مقدس شہر یروشلیم کی سلامتی اور خدا کی سکونت کی تصویر۔

آیات 8تا11: دعوت ہے کہ جنگوں اور شورش کے درمیان خاموش ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ کرو۔

پہلی تین آیات کا تفسیری مطالعہ

"خدا ہماری پناہ اور قوت ہے، مصیبت میں مستعد مددگار۔"

"پناہ"—عبرانی لفظ "מַחֲסֶה (machaseh)" استعمال ہوا ہے، جس کا مطلب ہے "حفاظت کی جگہ"، ایک فوجی اصطلاح، جیسے اونچا قلعہ جہاں لوگ جنگ میں پناہ لیتے ہیں۔ یہ وہی لفظ ہے جو یونانی میں خشا کے مترادف ہے۔ گنتی 35:6 میں "پناہ والے شہروں" کے لیے اور استثنا 32:11 میں عقاب کے گھونسلے کی مثال میں استعمال ہوا ہے۔ یہ قلع، وہ اونچی پناہ گاہ ہے جہاں جنگ کے دوران لوگ مرنے سے بچنے کے لیے بھاگتے ہیں۔

"قوت"—عبرانی میں "עֹז (oz)" یہ لفظ اکثر نجات، بادشاہی اور طاقت کے سیاق میں آتا ہے: "خدا ہماری قوت اور ہماری نجات ہے، خدا ہماری قوت اور ہمارا بادشاہ ہے۔" خدا کی قوت صرف طاقتور ہونے تک محدود نہیں—بلکہ یہ قوت ہماری نجات، مخلصی اور حفاظت کے

لیے ہے۔ دنیا میں بہت سے طاقتور لوگ ہوتے ہیں، مگر وہ اپنی طاقت دوسروں کی حفاظت کے لیے استعمال نہیں کرتے——خدا نے اپنی قوت ہماری نجات کے لیے دستیاب کر دی ہے۔ ہاللویاہ!

"مصیبت میں مستعد مددگار"——عبرانی متن میں مطلب ہے: "مصیبت میں موجود، حاضر مدد۔" خدا مصیبت میں ہمارے لیے "موجود" ہے، ایسا نہیں کہ وہ منہ موڑ لے، بلکہ وہ ارادی طور پر ہمارے قریب ہے۔ جیسے جنگ میں سپاہی "بنکر" میں چھپ کر دشمن پر وار کرتے ہیں——ہمارا بنکر، ہمارا قلع، ہماری پناہ، ہماری قوت، ہماری مدد خدا ہے۔

آیات 2 اور 3 کی وضاحت

اگر کائناتی یا عالمی تباہی آ جائے، تب بھی خدا ہماری پناہ، قوت، اور مدد ہے۔

"ہم کو کچھ خوف نہیں خواہ زمین الٹ جائے..." اگر زمین پلٹا کھا لے، پہاڑ سمندر کی تہ میں ڈال دیے جائیں، پانی شور مچائے، سیلاب آئے، اور طغیانی سے پہاڑ ہل جائیں——تب بھی ہم نہیں ڈریں گے——کیوں؟ کیونکہ آیت 1 میں فرمایا گیا ہے: خدا ہماری پناہ ہے، قوت ہے، اور مصیبت میں مستعد مددگار ہے۔

قدیم مشرقِ قریب کا نظریہ

Ancient Near East قدیم مشرقِ قریب میں، یعنی وہ علاقے جہاں پرانا عہد نامہ لکھا گیا، وہاں پر وہ زلزلوں اور بھونچال کے بارے میں یہ خیال کرتے تھے کہ یہ خدا کی عدالت کا نشان ہے۔ Divine judgment کو یہ پیش کرتے ہیں۔ پھر Ancient Near East کے لوگ (موسیقی) جو مشرکانہ مذاہب کے ماننے والے تھے، وہ یہ بھی مانتے تھے کہ سمندر میں دیوتا ہیں، جب بڑی بڑی لہریں اٹھتی ہیں، سمندر میں طوفان آتے ہیں، تو یہ دیوتاؤں کی لڑائی کے باعث ہلچل ہوتی ہے۔

لیکن زبور نویس بتا رہا ہے کہ قدیم مشرقِ قریب کے دیوتاؤں کی لڑائی، ان کی عدالت اور ان کی پیدا کردہ تمام ہلچل پر اسرائیل کا خدا، یہواہ، کنٹرول رکھتا ہے۔ اگر سمندر کی اوب یعنی افراتفری کی علامت ہے، تو اسرائیل کا خدا، یہوواہ، stability یعنی استحکام اور مضبوطی کا نشان ہے۔ ہاللویاہ۔

سو اس میں ہمارے لیے جو تھیالوجیکل پوائنٹ ہے، بھائیو اور بہنو، وہ یہ ہے کہ اگر یہ کائنات بھی غرق ہو جائے، اگر مخلوقات بھی مٹ جائیں، تب بھی خدا کے لوگ قائم رہیں گے۔ کیوں قائم رہیں گے؟ اس لیے کہ وہ خدا کی پناہ میں ہیں۔ وہ خدا کے قلعے میں ہیں۔ وہ اس مضبوط قلعے میں ہیں جو زلزلوں میں، سیلابوں میں، طوفانوں میں، ہر طرح کے حالات میں حفاظت کرتا ہے۔

اگر آپ عبرانیوں باب نمبر 12 آیت نمبر 26 تا 28 بھی پڑھیں تو وہاں لکھا ہے کہ خدا آسمان کو بھی ہلا دے گا، مخلوق بھی ٹل جائے گی، لیکن وہ جو خدا سے ڈرتے ہیں، وہ جو اس کی بادشاہی کے ہیں، وہ نہیں ہلیں گے، کیونکہ ہمارا خدا بھسم کرنے والی آگ ہے۔

آیات 4تا7 کی تفصیل: یروشلیم کی سلامتی

اس کے بعد جب ہم آگے بڑھیں، آیات چار تا سات میں، تو وہاں جیسا میں نے بیان کیا، یروشلیم شہر کی سلامتی کا دعویٰ ہے۔

لکھا ہے: "ایک ایسا دریا ہے جس کی شاخوں سے خدا کے شہر، یعنی حق تعالیٰ کے مقدس مسکن کو فرحت ہوتی ہے" (آیت نمبر چار)۔ پھر پانچ میں لکھا ہے: "خدا اس میں ہے، اسے کبھی جنبش نہ ہوگی۔"

یہاں ذرا سمجھنے والی بات ہے: خدا کے شہر سے یہاں مراد ہے شہر یروشلیم، جو اسرائیلی لوگوں کے نزدیک دنیا کا مذہبی، روحانی اور جغرافیائی مرکز تھا۔

لکھا ہے کہ ایک ایسا دریا ہے جو خدا کے شہر کو، یعنی شہر یروشلیم کو، فرحت، تازگی یعنی خوشی بخشتا ہے۔ اب مفسرین بتاتے ہیں کہ یروشلیم میں فطری طور پر کوئی بڑا دریا نہیں تھا جو پورے شہر کو پانی مہیا کرتا اور اسے تازہ اور شاداب رکھتا۔ اس لیے یہاں جس دریا کا ذکر ہے، جس کی شاخیں، جس کا بخشا ہوا پانی یروشلیم شہر کو فرحت، تازگی بخشتا ہے، اسے سلامتی بخشتا ہے—— یہ شہر کوئی فطری یا زمینی شہر نہیں ہے، بلکہ یہ شہر یہوواہ خدا ہے۔

یہ دریا ——آئی ایم سوری —— یہ جو دریا ہے، یہ کوئی زمینی، فطری دریا نہیں ہے، بلکہ یہ یہوواہ یہوواہ خدا ہے، جو اپنی حضوری سے، اپنی موجودگی سے یروشلیم شہر کو خوشی، تازگی اور سلامتی عطا کرتا ہے۔

پرانی کتابوں میں اس کا اشارہ

اس تعلق سے ہمیں کچھ اور پرانے عہد نامے میں اشارے بھی ملتے ہیں۔

اگر آپ حزقی ایل کی کتاب، اس کا باب نمبر 47 اور آیت نمبر 1 تا 12 پڑھیں، تو وہاں پر علامتی طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ہیکل سے ایک دریا بہتا ہے، اور پہلے حزقی ایل جب اس میں داخل ہوتا ہے، اس کا پانی اس کے ٹخنوں تک ہے، پھر اس کے گھٹنوں تک ہے، پھر اس کی کمر تک ہے، پھر وہ اس کے منہ تک پہنچا ہے۔ ہیکل سے بہنے والا دریا: خدا کی حضوری کی علامت

حزقی ایل 47ویں باب میں بھی ہیکل سے بہنے والا وہ دریا دراصل ایک استعارہ ہے، علامت ہے خدا کی حضوری کی۔ اور یہاں پر بھی یہی بتایا جا رہا ہے کہ جو دریا شہر یروشلیم کے مقدس مسکن، یعنی اس کی ہیکل کو اپنی حضوری سے تازگی، فرحت اور سلامتی بخشتا ہے، وہ خود خدا کی موجودگی ہے۔ سو یروشلیم کی مقدس ہیکل میں زندگی خدا کی حضوری کے دریا کی وجہ سے ہے۔

پیدائش اور مکاشفہ میں دریا کا ذکر

اور اگر آپ پرانے عہد نامے کے شروع میں جائیں، تو پیدائش باب 2، آیت 10 میں ذکر ملتا ہے کہ عدن میں بھی دریا بہتے تھے، چار دریاؤں کا وہاں ذکر ہے۔ پھر آپ بائبل کی سٹوری کے اختتام پر آئیں، مکاشفہ باب 22، آیت 1-2 میں، جب نیا یروشلیم، آسمانی یروشلیم نیچے اترتا ہے

زمین پر، تو وہاں بھی لکھا ہے کہ اس شہر میں زندگی کا دریا بہتا ہے، جس کے پتوں سے قوموں کو شفا، یعنی نجات ملتی ہے۔ وہ دریا وہاں ہمارے خداوند یسوع مسیح کی موجودگی کی علامت ہے۔

زبور نویس کا بابل کی ندیوں سے مقابلہ

اور مفسرین کا خیال ہے کہ یہاں پر زبور نویس بابل میں بہنے والی ندیوں اور دریاؤں سے contrast یعنی فرق بھی پیش کر رہا ہے۔ مثلاً جب یہودی لوگ بابل میں اسیر تھے، تو دیکھیں ذرا زبور 137 کی پہلی آیت کیا لکھا ہے؟ لکھا ہے: "ہم بابل کی ندیوں پر بیٹھے اور صیون کو یاد کر کے روئے۔" جب وہ بابل میں اسیر تھے، تو اس کے دریاؤں، اس کی ندیوں کے کنارے بیٹھ کر وہ روتے تھے۔ اب جب وہ مقدس شہر یروشلیم میں ہیں، تو وہ رو نہیں رہے، بلکہ خدا کی حضوری کا دریا انہیں فرحت، یعنی خوشی اور سلامتی بخش رہا ہے۔ ہاللویاہ!

عبری لفظ "نہار" اور اردو "نہر" کی مماثلت

ایک اور دلچسپ بات بتا دوں، بڑی مزے دی گل اے: یہاں پر عبرانی میں دریا کے لیے جو لفظ استعمال ہوا ہے، وہ ہے "نہار"۔ کیا ہے؟ نہار۔ آپ کا اردو میں ایک لفظ ہے اس سے ملتا جلتا، جو ندیوں اور دریاؤں کے لیے استعمال ہوتا ہے، وہ کیا ہے؟ نہر۔ نہر۔ سو عبرانی لفظ "نہار" اور اردو لفظ "نہر" آپس میں ملتے جلتے ہیں، دونوں کا ایک ہی مطلب ہے: ندی، دریا، پانی کا ذخیرہ جو بہہ رہا ہے۔

خدا کی موجودگی اور آسمانی یروشلیم

لکھا ہے کہ خدا اس شہر میں ہے، یروشلیم میں ہے۔

نئے عہد کے ایماندار ہونے کے ناطے یاد رکھیں کہ ہماری آخری منزل اور آخری امید زمینی یروشلیم، جو ملک اسرائیل میں ہے، وہ نہیں ہے۔

ہماری آخری امید اور آخری منزل آسمانی یروشلیم ہے، جس کے بارے میں مکاشفہ کی کتاب، باب 21، آیت 2 میں لکھا ہے کہ:

"پھر میں نے شہرِ مقدس، نیا یروشلیم، کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا"...

جب نیا آسمان ہوگا، نئی زمین ہوگی، تو ہم آسمانی یروشلیم میں، جو آسمان سے زمین پر اترے گا، خداوند خدا کے ساتھ ہمیشہ کے لیے رہیں گے۔

صبح اور "سہار" کا عبرانی اور اردو الفاظ میں تعلق

پھر لکھا ہے: "خدا صبح سویرے اس کی کمک کرے گا۔"

ایک اور بڑی دلچسپ بات سنو: صبح کے لیے اردو میں ایک اور لفظ استعمال ہوتا ہے، وہ کیا ہے؟ ادبی لفظ ہے "سحر"۔

اور یہاں عبرانی میں جو اردو میں صبح کے لیے لفظ ہے، وہ ہے "سہار" یا کچھ لوگ اس کا تلفظ کرتے ہیں "شہار"۔ سہار، سحر، شہار — یعنی جو اردو ہے، عربی ہے، عبرانی ہے — یہ سب Semitic languages ہیں، سامی زبانیں ہیں، ان کے الفاظ آپس میں اس لیے کافی ملتے جلتے ہیں۔

اللہ اور عبرانی، عربی الفاظ کا تعلق

اسی لیے جو لوگ کہتے ہیں کہ جی ہم خدا کے لیے لفظ "اللہ" استعمال نہیں کر سکتے — ایک تو ہماری اردو بائبل میں دو دفعہ لفظ "اللہ" استعمال ہوا ہے، یہ پہلی بات۔ دوسری یہ بات ہے کہ عبرانی میں لفظ "ال" اور "ایلہ" یا "ایل" — یہ لفظ عربی "اللہ" سے جڑا ہوا ہے۔

اس کے علاوہ، جو عربی مسیحی ہیں، ان کی بائبلیں آپ پڑھیں یا آپ ان کی عبادتوں میں شرکت کریں، تو وہ خدا کو "اللہ" اور یسوع مسیح کو "عیسیٰ مسیح" کہتے ہیں۔

خدا کی حضوری کا دریا، خوشی اور سلامتی

سو ہم اس کو آج نئے عہد کے ایماندار ہوتے ہوئے اس طرح سے سمجھیں کہ جب قومیں جھنجھلائیں، خلاف کھڑی ہو جائیں، سلطنتیں جنبش کھائیں، یعنی بادشاہیاں، بادشاہتیں متحرک ہو جائیں خدا کے لوگوں کے خلاف — تو خدا بول اٹھے گا، وہ کلام کرے گا، اور وہ اپنی حضوری کے دریا سے ہمیں خوشی، سلامتی اور حفاظت بخشے گا۔

خدا کا تعلق زمینی یروشلیم اور روحانی یروشلیم سے

خدا کا پرانے عہد نامے میں زمینی یروشلیم سے تعلق اور نئے عہد میں روحانی یروشلیم، جو اس کی کلیسیا ہے، اس سے تعلق — خدا کا شہر، اس کے لوگ — جو نئے عہد میں کلیسیا ہیں آپ اس مثال سے بھی سمجھیں۔ کہ ایک شہر ہے، جس کا محاصرہ کر لیا گیا ہے اور محاصرہ کرنے والے، جنہوں نے گھیرا ڈالا ہے، انہوں نے پانی اور خوراک شہر میں اندر لے کر جانے کے تمام راستے بند کر دیے ہیں۔

اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ ان کو سپلائی بند ہو چکی ہے، جلد یہ پیاس سے مر جائیں گے۔ لیکن اس شہر کے لیے پانی کی فراہمی کا، واٹر سپلائی کا، ایک پوشیدہ ذریعہ ہے، ایک خفیہ راستہ ہے، جو اس شہر کا گھیرا کرنے والے دشمنوں کو نظر نہیں آ رہا۔

وہ باہر گھیرا ڈالے ہوئے سمجھ رہے ہیں کہ یا تے اُترے نال مر جان گے تے یا اے باہر نکل آ نگے تے ہتھیار سُٹ دین گے، لیکن انہیں اندر بیٹھے ہوئے ایک پوشیدہ ذریعے سے پانی مل رہا ہے۔ اور انسان خوراک کے بغیر زندہ رہ سکتا ہے، پانی کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

کلیسیا اور دشمنوں کے محاصرے کے باوجود خدا کی فراہمی

ایسے ہی دنیا جب سمجھتی ہے، کہ اس نے دشمن، جب سمجھتے ہیں کہ انہوں نے خدا کی کلیسیا، اس کے لوگوں کے گرد گھیرا تنگ کر کے ان کا محاصرہ کر لیا ہے، تو انہیں نظر نہیں آ رہا ہوتا کہ ان کی مدد کا، سپلائی کا، فراہمی کا ایک اندیکھا ذریعہ بھی ہے، جو ہر طرح کے محاصروں اور حملوں میں ان کے لیے مہیا کرتا رہے گا۔

پاسٹر منور خورشید کی دعا اور پلاٹ کی خریداری

پاسٹر منور خورشید نے جیسا کہ پہلے بھی کئی مرتبہ ذکر کیا ہے، کہ جہاں ہم اس وقت کھڑے ہیں، بی جی ایم چرچ میں اور بائبل کالج میں، ہمارے لیفٹ پر، میرے بائیں طرف پلاٹ ہے، جو خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے، اور اس پلاٹ کی قیمت ایک کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔
ابھی تک جو ہدیہ جات اکٹھے ہوئے ہیں، ان کے لیے ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں۔ لیکن آپ کو بتانا چاہتے ہیں کہ ابھی کافی بڑی رقم کا مہیا ہونا درکار ہے۔
ہمارا خدا لوگوں کے وسیلے سے مہیا کرتا ہے، اس لیے آپ لوگ جو آن لائن یہ لیکچر اٹینڈ کر رہے ہیں، وہ لوگ جو ان پر سن بیٹھے ہیں، اپنے دوستوں سے، رشتہ داروں سے، تعلق داروں سے، اس نیڈ کو شیئر کریں اور انہیں چیلنج دیں کہ وہ اس میں حصہ ڈالیں، اور خود بھی دل کھول کر اس میں خدا کے کام کے لیے دیں۔

زبور 46 کی آیات میں "سِلہ" کا مطلب اور وقفے

پھر لکھا ہے آیت 7 میں، کہ لشکروں کا خداوند ہمارے ساتھ ہے، یعقوب کا خدا ہماری پناہ ہے۔
یہی بات آیت 11 میں بھی دہرائی جاتی ہے، کہ لشکروں کا خداوند ہمارے ساتھ ہے، یعقوب کا خدا ہماری پناہ ہے۔
اور غور کریں، آیت 3 کے آخر میں بھی بریکٹ میں لکھا ہے "سِلہ"، آیت 7 کے آخر میں بھی لکھا ہے "سِلہ"، اور آیت 11 کے آخر میں بھی۔
"سِلہ" جو ہے، یہ موسیقی کی ایک اصطلاح تھی، جس کا مطلب تھا بریک، وقفہ، یا انٹرو ڈو وقفہ، کہ اب بجانے والوں نے یہاں وقفہ لینا ہوتا تھا اگلی آیت گانے سے پہلے۔
اسی لیے آیت 1 تا 3 اس زبور کا پہلا حصہ ہے، اس کے بعد وقفہ ہے۔ پھر آیت 4 تا 7 اس زبور کا دوسرا حصہ ہے، اس کے بعد سِلہ یعنی وقفہ ہے۔

زبور کا آخری حصہ

اور پھر آیت 8 تا 11 اس زبور کا آخری حصہ ہے۔

خداوند کے کام اور زمین پر ویرانیاں

آخری حصے میں جب ہم جاتے ہیں تو لکھا ہے: "کہ آؤ خداوند کے کاموں کو دیکھو، کہ اس نے زمین پر کیا کیا ویرانیاں کی ہیں"۔ لوگ کئی دفعہ پریشان ہو جاتے ہیں کہ خدا تو بحالی کا خدا ہے، یہاں لکھا ہے کہ اس نے ویرانیاں کی ہیں! لیکن آیت 9 جواب دے دیتی ہے کہ اس نے کیا ویرانیاں کی ہیں؟ لکھا ہے: "وہ زمین کی انتہا تک جنگ موقوف کراتا ہے، وہ کمان کو توڑتا، اور نیزے کے ٹکڑے کر ڈالتا ہے"۔ اس نے جنگ اور جنگ کرنے والوں کے خلاف ویرانیاں کی ہیں۔ اس نے ان ہتھیاروں اور ان قوتوں کو ویران یعنی تباہ کیا ہے، جو اس دنیا میں جنگ، بدامنی،

ہلاکت، اور موت، اور قتل وغارت پھیلاتے ہیں۔ ہمارا خدا امن کا خدا ہے، وہ سلامتی والا بادشاہ ہے۔ وہ لکھا ہے کہ زمین کی انتہا تک جنگ موقوف کراتا ہے، وہ جنگ ختم کراتا ہے۔ "موقوف کرانے" کا مطلب ہے "ختم کرانا"۔ وہ کمان کو توڑتا، اور نیزے کے ٹکڑے کر ڈالتا ہے۔ اس زمانے میں جو جنگ کے ہتھیار تھے، وہ کمان اور نیزہ ہوا کرتے تھے۔ نیزہ وہ پھینکتے تھے۔ کمان میں انہوں نے اپنے تیر رکھے ہوتے تھے یا کمان سے وہ تیر چھوڑتے تھے۔

خدا کا امن پسند کردار

خدا جنگی ہتھیاروں کو توڑتا ہے، ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے۔ کیوں؟ اس لیے کہ وہ جنگ کی جگہ امن کو پسند کرتا ہے۔ اس لیے آج جب پاکستان اور انڈیا کے درمیان ایک جنگ ہو چکی ہے، پچھلے دنوں دوبارہ جنگ کے خطرات موجود ہیں، ہم خدا کے لوگ ہوتے ہوئے پاکستان اور ہندوستان کے درمیان امن اور سلامتی کی دعا کریں کہ خدا دونوں ممالک کے درمیان امن کو رکھے، قائم رکھے، سلامتی کو۔ جنگ نہ ہو، کیونکہ جنگ تباہی لاتی ہے، ہمارا خدا زندگی لاتا ہے۔ جنگ بربادی لاتی ہے، ہمارا خدا بحالی لاتا ہے۔

رتھوں کو آگ سے جلانا

پھر لکھا ہے کہ وہ رتھوں کو آگ سے جلا دیتا ہے۔ سو کمان کو توڑنا، نیزے کے ٹکڑے کرنا، رتھوں کو آگ سے جلا دینا، یعنی جنگ اور قوتوں، اور ہتھیاروں، اور جنگ کے جنون میں گرفتار انسانوں کو ناکام بنانا اور شکست دینا۔ یہ وہ ویرانیاں ہیں جو خدا زمین پر کر رہا ہے۔

یسوع مسیح اور فرشتوں کی فوج

یسو مسیح کے بارے میں یاد رکھیں، جب وہ مسیح خداوند کو گرفتار کرنے آئے، تو آپ نے ان سے کہا: "کہ تم لاٹھیاں اور تلواریں لے کر مجھے پکڑنے آئے ہو؟ میں تو ہر روز تمہارے درمیان ہوتا تھا!" پھر خداوند نے ان سے فرمایا: "کہ میں چاہوں، تو فرشتوں کے 12 تمن، کتنے تمن؟ جو لوگ آن لائن دیکھ رہے ہیں، وہ کمنٹس میں لکھیں، 12 تمن! باپ سے کہوں، تو وہ میرے لیے زمین پر بھیج دے۔"

اب یہ جو تمن ہے، یہ رومی فوجی اصطلاح ہے۔ رومی فوج میں ایک تمن میں چھ ہزار فوجی ہوتے تھے۔ کتنے ہوتے تھے؟ چھ ہزار! تو 12 کو چھ ہزار سے ضرب دیں، تو کتنے ہو گئے؟ 72 ہزار! یسوع مسیح کہتے ہیں کہ میں چھ چھ ہزار کے فوجیوں کے بارہ دستے، یعنی 72 ہزار فرشتوں کی فوج، باپ سے کہوں تو وہ آسمان سے زمین پر نیچے بھیج دے، اور وہ میری محافظت کے لیے تم سے لڑیں۔ لیکن میں ایسا نہیں کروں گا، کیونکہ میں جنگ، تباہی، اور موت نہیں، بلکہ امن، سلامتی اور زندگی کا پیغام لے کر آیا ہوں۔

یسوع مسیح اور تلوار کا مطلب

یہاں پر کچھ لوگوں کو ایک غلطی ہو جاتی ہے۔ متی کی انجیل کے دسویں باب میں یسوع مسیح نے فرمایا کہ "میں زمین پر صلح کرانے نہیں، چلانے آیا ہوں، چلوانے آیا ہوں!" تو وہ سمجھتے ہیں کہ جی، دیکھیں، حضرت عیسیٰ نے تو کہا تھا وہ تلوار چلوانے آئے ہیں! اگلی ہی آیت بتادیتی ہے کہ یہ تلوار حضرت عیسیٰ مسیح دنیا کے لوگوں کے خلاف نہیں چلائیں گے، بلکہ یہ تلوار خداوند یسوع مسیح کے پیروکاروں کے خلاف چلے گی۔ وہاں "تلوار" سے مراد ہے اذیت رسانی۔ اور یسوع مسیح فرمارہے ہیں کہ جو مجھ پر ایمان لاتے ہیں، ان کے گھروں ہی میں باپ بیٹے کے خلاف ہو جائے گا، ماں بیٹی کے، بیٹی ماں کے خلاف ہو جائے گی۔ آدمی کے گھر ہی کے لوگ اس کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔

یعنی جو جو مجھ پر ایمان لائے گا، بیٹا مجھ پر ایمان لائے گا، تو مجھ پر ایمان کی خاطر اس کا باپ اسے ستائے گا۔ بیٹی مجھ پر ایمان لائے گی، تو اس کی ماں اسے ستائے گی۔ آدمی ایمان لائے گا، تو اس کے خاندان والے اسے ایذا پہنچائیں گے۔ سو وہاں یسوع مسیح اپنے لوگوں کے بارے میں، جو اس کے لوگ، اس کی کلیسیا یا امن اور صلح والے لوگ ہیں، یسوع مسیح ان کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میرے نام پر ایمان لانے کی وجہ سے، میرے لوگوں کو دنیا کے لوگ تلوار کا شکار اور نشانہ بنائیں گے۔

یسوع مسیح کا فرمان اور امن کی دعا

لیکن انہوں نے وہی کرنا ہے جو میں نے کیا، مسیح یسوع نے کیا کہ جب خداوند کو وہ پکڑنے آئے تو پطرس نے سردار کاہن کے نوکر ملخس کے کان کو تلوار سے کاٹ ڈالا۔ یسوع مسیح نے اس سے فرمایا، "تلوار کو اپنی میان میں کرلے، کیونکہ جو تلوار سے قتل کرتے ہیں، وہ تلوار ہی سے قتل کیے جائیں گے۔" کسی نے اس واقعے کی ایک مزاحیہ تفسیر بھی کی ہے کہ یسوع نے سردار کاہن کے نوکر ملخس کا کان لیا اور اس کو دوبارہ جوڑ دیا، شفا دے دی تاکہ وہ ساری عمر کن ٹانہ کہلائے۔ لیکن میں نے کہا کہ آپ کی یہ تفسیر کن ٹوٹی تفسیر ہے۔ سو آج جب ہم اپنے وقت میں، اکیسویں صدی میں جنگ کا سامنا کر رہے ہیں تو آئیں، امن کے لیے دعا کریں، سلامتی کے لیے دعا کریں، دونوں ملکوں کے حکمرانوں اور فوجوں کے سربراہان کے لیے دعا کریں کہ وہ جنگ کی بجائے امن کی راہ کا چناؤ کریں، اور اس خطے کے ایک ارب سے زیادہ انسان جو ہیں وہ جنگ کی تباہ کاریوں سے بچے رہیں۔

خدا کا حکم: خاموش ہو جاؤ اور جان لو کہ میں خدا ہوں

پھر لکھا ہے، "خاموش ہو جاؤ، اور جان لو کہ میں خدا ہوں۔" یہ آیت بڑی اہم ہے۔ جیسے اُس وقت اسرائیلی لوگ جنگ کی وجہ سے خوف کا شکار تھے۔ پچھلے دنوں خاص طور پر، اور کئی لوگ آج ابھی تک ہمارے زمانے میں جنگ کی وجہ سے خوف کا شکار ہیں۔ خداوند کا جواب یہ ہے کہ "خاموش ہو جاؤ اور جان لو کہ میں خدا ہوں۔" یہاں پر انگریزی میں ہے: Be Still۔ خاموش ہو جاؤ۔ ساکن ہو جاؤ۔ رک جاؤ۔ عبرانی لفظ ہے "رفاع"۔ جس کا مطلب ہے: اپنی گرفت ڈھیلی کر دو، release your grip۔ اس کا ایک مطلب ہے: let go، جانے دو، surrender، ہتھیار ڈال دو۔ یہ ایک فوجی اصطلاح ہے، جو اگر آپ یشوع کی کتاب باب نمبر 10، آیت نمبر 6 اور دوسرا سموئیل باب نمبر 4، آیت نمبر 1 پڑھیں تو وہاں پر ہتھیار ڈالنے کے لیے استعمال ہوئی ہے۔ خدا یہ فرما رہا ہے کہ تم نے اپنے طور پر بہت کوشش کر لی ہے، بڑی

جدوجہد کرلی ہے، ہاتھ پاؤں مار لیے ہیں، تگ ودو کرلی ہے۔اب تم اپنی طرف سے ،اپنے طور پر جنگ لڑنا بند کردو۔ ہتھیار ڈال دو، خاموش ہو جاؤاور جان لو، یعنی میرے ساتھ ، میری نزدیکی میں آجاؤ، مجھ پر بھروسہ رکھو، میں تمہارے لیےاور تمہاری طرف سے جنگ لڑوں گا۔ ہالِلویا! لویا! سمجھ آرہی ہے گل دی؟ اگر آج آپ اپنی زندگی میں، جولوگ آن لائن دیکھ رہے ہیں، جولوگ یہاں موجود ہیں، کوئی ایسی مصیبت، پریشانی، مشکل یا جنگ ہے، لڑلڑ کے تھک گئے ہیں، سرخروئی، کامیابی اور سرفرازی نہیں مل رہی، تو خدا کہتا ہے کہ مجھ پر توکل رکھو، جدوجہد کرنا چھوڑدو، سرنڈر کردو، میرے تابع ہو جاؤ، میں سنبھال لوں گا۔ یسوع مسیح کی قدرت اور سکون کا پیغام

مرقس کی انجیل کے باب نمبر 4 کی آیت نمبر 39 دیکھیں، تو جب ہمارا خداوند یسوع مسیح کشتی میں تھا اور طوفان آگیا، تو وہاں پر اس نے کہا" تھم جا" اور لکھا ہے" بڑا امن ہو گیا، ہوا بند ہو گئی"۔

یہاں خداوند بھی ہمیں یہی کہہ رہا ہے کہ" خاموش ہو جاؤ، تھم جاؤ، be still، مجھے کام کرنے دو۔"

خروج کی کتاب میں خدا کا فرمان

ایک اور بائبل میں جو مثال ہمیں ملتی ہے، وہ ہے خروج کی کتاب میں، اس کے باب نمبر 14 میں جب اسرائیلی لوگ مصر کی غلامی سے آزاد ہو کر گئے۔تو— سوری — باب نمبر 14 ،اور فرعون اپنی فوجیں لے کر ان کے پیچھے آگیا، اور وہ سمجھے کہ وہ پھنس گئے کیونکہ ان کے آگے بحر قلزم، پیچھے فرعون کی فوجیں۔

تو وہاں پر خداوند خدا نے موسیٰ سے کلام کیا، اور خداوند نے موسیٰ سے کہا— خروج 14:14 — بلکہ 14:13 سے پڑھتے ہیں۔

اسرائیلی لوگ رو رہے ہیں، موسیٰ کو وہ برا بھلا کہہ رہے ہیں، شکایات کر رہے ہیں کہ تو ہمیں مرنے کے لیے یہاں لے آیا۔

خروج 14:13 تا 14 میں لکھا ہے: تب موسیٰ نے لوگوں سے کہا— خدا کی طرف سے کہا—" ڈرو مت، چپ چاپ کھڑے ہو کر خداوند کی نجات کے کام کو دیکھو جو وہ آج تمہارے لیے کرے گا، کیونکہ جن مصریوں کو تم آج دیکھتے ہو، ان کو پھر کبھی ابد تک نہ دیکھو گے۔ خداوند تمہاری طرف سے جنگ کرے گا، اور تم خاموش رہو گے۔"

سو آج بھی خداوند اس زبور کے وسیلے سے ہم سے یہی کہہ رہا ہے کہ" خاموش ہو جاؤ، مجھ پر بھروسہ رکھو، اور مجھے اپنے لیے جنگ کرنے دو۔"

ایک حقیقی گواہی

یہاں پر ایک میں سچا واقعہ بتاتا ہوں۔ لاہور ہی میں ایک بہن کی میں نے گواہی سنی۔ وہ حاملہ تھی۔ ابھی اس کے بچہ پیدا ہونے میں کافی مہینے باقی تھے، اور کئی میڈیکل کمپلیکیشنز تھیں، جن کا ڈاکٹر نے بتایا۔

وہ اور اس کا شوہر بہت پریشان رہتے، بے سکونی میں، بے چینی میں رہتے کہ کہیں اس بی بی کو نہ کچھ ہو جائے، اس کی ماں کو نہ کچھ ہو جائے۔

ایک دن انہوں نے فیصلہ کیا کہ ہر روز ہم یہ جنگ نہیں لڑ سکتے۔ وہ دونوں بیٹھے، انہوں نے مل کر دعا کی، اور انہوں نے کہا: "خدا! اس بی بی کو ہم تیرے سپرد کرتے ہیں، تیرے ہاتھوں میں دیتے ہیں۔ یہ تیری طرف سے ہے، تو ہی اس کی حفاظت کرے گا، اور ہمارے لیے یہ جنگ لڑے گا۔"

جب تک ڈیلیوری کا وقت نہ آگیا، وہ بہن بتاتی ہے کہ اس کا سارا خوف باقی ماندہ مہینوں کے لیے ختم ہو گیا۔ اس کے دل میں اطمینان آگیا، اور نہ صرف وہ محفوظ رہی بلکہ خدا نے اسے ایک بیٹا بخشا، اور وہ بھی محفوظ رہا۔

سو یہ کہانی بتاتی ہے خدا کیا کہہ رہا ہے۔

خدا کو جاننا اور پہچاننا

اور لکھا ہے "جان لو"— عبرانی لفظ ہے "یادہ" — جس کا یہ مطلب نہیں ہے صرف کہ دماغ سے، عقل سے جاننا بلکہ دل سے، شخصی طور پر بھی جاننا۔

"جان لو" اور کیا جاننا ہے؟ کہ "میں خدا ہوں"۔

"میں خدا ہوں"— جیسے خدا نے خروج 6:7 میں جب اسرائیلیوں کو عہد کی بنیاد پر نکال لے گیا مصر سے، تو ان سے کہا: "تم جانو گے کہ یہوواہ میں ہوں"۔

اور پھر لکھا ہے کہ "میں قوموں کے درمیان سربلند ہوں گا، میں ساری زمین پر سربلند ہوں گا۔"

اور لکھا ہے: "لشکروں کا خداوند ہمارے ساتھ ہے"۔

جب نیا عہد نامہ ہم پڑھتے ہیں، یسوع مسیح جب پیدا ہوئے تو لکھا ہے کہ اس کا نام "عمانوایل" رکھنا، جس کا ترجمہ ہے "خدا ہمارے ساتھ"۔

جب یسوع مسیح آسمان پر اٹھائے جانے لگے، تو آپ نے یہ وعدہ کیا کہ: "دیکھو، میں دنیا کے آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔"

سو وہ خدا جو آدم کے ساتھ باغِ عدن میں تھا، جو قوم اسرائیل کے ساتھ بیابان میں تھا، جو شاگردوں کے ساتھ جسم کی حالت میں تھا، آج وہ پاک روح کے وسیلے سے آپ کے اور میرے بھی ساتھ ہے، اور وہ لشکروں کا خدا ہے، وہ فوجوں کا خدا ہے۔

خدا کی حفاظت اور وفاداری

سو یہ زبور ہمیں سکھاتا ہے کہ: ہمارا خدا ہماری حفاظت کرتا ہے، ہمارا خدا ہمارے لیے مہیا کرتا ہے— مقدس شہر یروشلیم کی بات ہم نے کی، ہمارا خدا ہمارے لیے جنگوں میں فتح بخشتا ہے، اور ہمارا خدا ہمیشہ تک، آخر تک ہمارے ساتھ ہے۔

یسوع مسیح کی فتح اور ہماری امید

لکھا ہے: "وہ قوموں میں سربلند کیا جائے گا" اس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع مسیح کے وسیلے سے جب خدا واپس آئے گا، تو کیا ہو گا؟ نیا آسمان، نئی زمین، اور ہم جلال میں، سرفرازی کے ساتھ، اس کی قربت میں ہمیشہ کی زندگی گزاریں گے۔

اور یسوع کے لوگ ہوتے ہوئے زبور 46 کی روشنی میں یاد رکھیں:

کلسیوں 2:15 کے مطابق، یسوع مسیح ہمارا الٰہی جنگجو ہے،

مرقس 4:39 کے مطابق، یسوع مسیح ہمارے لیے طوفانوں کو تھما دیتا ہے،

اور یوحنا 7:37-39 کے مطابق، یسوع مسیح اور خدا کا پاک روح ہمارے لیے زندگی کا پانی، زندگی کا دریا ہے۔

God bless you

BGM BIBLE COLLEGE
BETHUEL GOSPEL MINISTRIES
Since Empowering Kingdom Leaders 2021